بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے۔

سالانہ تعلیمی نصاب

مجلس انصار اللہ آسٹریلیا

مرتّبہ: محترم خالد سیف اللہ خان صاحب

ترتیب و تدوین برائے انٹرنیٹ: سید ضیاء الحق عقیل

برائے معیار اوّل و دوم

اَعُوذُ بِا للّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّ جِیْم . بِسْمِ اللّٰہِ الرَّ حْمٰنِ الرَّحِیْم.

مسائلِ نماز بطرز سوال وجواب

سوال نمبر ۱ : نماز کی ادائیگی کی اہمیت از روئے احادیث بیان کریں۔

جواب : آنحضرت ﷺ نے فرمایا: '' نماز چھوڑنا کفراور اِلحاد کے مترادف ہے ''۔ نیز فرمایا: '' جو چیز ہمیں کافروں اور منافقوں سے علیحدہ کرتی ہے وہ نماز کا پابند ہونا ہی ہے۔ جو شخص نماز چھوڑتا ہے وہ کفر میں گرجاتا ہے ''۔

(ریاض الصّٰلحین کا انگریزی ترجمہ از حضرت چوہدری محمدؓ ظفراللہ خاں [GARDENS OF THE RIGHTEOUS] حدیث نمبر ۱۰۸۳،۱۰۸۲)

سوال نمبر ۲ : نماز باجماعت کی فضیلت کے بارہ میں دو حدیثیں بیان کریں۔

جواب : آنحضرت ﷺ نے فرمایا: '' باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے (یعنی اسکا ثواب ۲۷ گنا زیادہ ہے)''۔ نیز فرمایا: '' اگر کسی گاؤں بلکہ صحرا میں بھی تین اشخاص ہوں اور وہ نماز باجماعت نہیں پڑھتے تو ضرور شیطان ان پر غلبہ پالے گا۔اس لئے نماز کے لئے ضرور جمع ہوا کرو کیونکہ بھیڑیا اکیلی بھیڑ کو چیر پھاڑ دے گا ''۔ (G.R. ۱۰۶۸، ۱۰۷۴)

سوال نمبر ۳: منافقوں پر کونسی نمازیں زیادہ بھاری ہوتی ہیں؟ حدیث بیان کریں۔

جواب : آنحضرت ﷺ نے فرمایا: '' منافقوں پر کوئی نماز فجر اور عشاء سے زیادہ بوجھل نہیں ہوتی۔لیکن اگر انہیں اِن نمازوں کی ادائیگی کے ثواب کا پتہ ہو تو وہ ضرور ان نمازوں میں شامل ہوتے خواہ انہیں گھِسٹ کر اُن کے لئے آنا پڑتا ''۔ (G.R. ۱۰۷۷)

سوال نمبر ۴: آنحضرت ﷺ نے بعض صحابہ میں پچھلی صفوں میں بیٹھنے کا رجحان دیکھا تو آپؐ نے انہیں کیا ارشاد فرمایا ؟

جواب : حضرت ابوسعید خذریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جب بعض صحابہ میں پچھلی صفوں میں بیٹھنے کا رجحان پایا تو آپؐ نے اُن سے فرمایا: '' آگے میرے قریب آؤ۔اور تمہارے بعد جو آئیں وہ تمہارے قریب بیٹھیں۔ جو لوگ پیچھے پیچھے رہیں گے خدا انہیں پیچھے ہی کردے گا''۔ نیز حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہدایت دی کہ '' پہلے پہلی صف پوری کرو۔ پھر اس کے بعد والی۔اگر نمازیوں کی کوئی کمی ہے تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیئے''۔ (G.R. ۱۰۸۹، ۱۰۹۷)

سوال نمبر۵: نماز جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں دو حدیثیں بیان کریں۔

جواب : حضرت ابو ہریرہؓ اور ابنِ عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو لکڑی کے منبر سے یہ فرماتے ہوئے سنا: '' میری امت کے لوگ جمعہ کی نماز کے متعلق غفلت برتنے سے ہوشیار رہیں۔ ورنہ خدا ان کے دلوں پر مہر کردے گا اور پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے ''۔

نیز حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: '' وہ جو جمعہ کے روز پورا غسل کرتا ہے اور مسجد میں سب سے پہلے پہنچ جاتا ہے اس کو ایسا ثواب ہے جیسے اس نے خدا کی رضا کے لئے اونٹ قربان کیا۔ جو اُسکے بعد آتا ہے وہ ایسے ہے جیسے اُسنے گائے کی قربانی کی۔ جو اُسکے بعد آتا ہے وہ ایسے ہے جیسے اُسنے مرغی کی قربانی کی اور جو اُسکے بعد آتا ہے اسکو انڈے کی قربانی کا ثواب ملتا ہے اور جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو فرشتے ہجوم کرکے اسکا خطبہ سنتے ہیں''۔ (G.R. ۱۱۵۵،۱۱۶۰)

سوال نمبر۶: صفوں کو سیدھا رکھنے کے بارہ میں کوئی حدیث سنائیں۔

جواب : حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ صفوں کے درمیان میں سے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک گذرتے اور ہماری چھاتیوں اور کندھوں کو ایک سیدھ میں کرتے اور فرماتے: '' صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے ''۔ اور یہ بھی اضافہ فرماتے کہ '' خدا اور اسکے فرشتے پہلی صفوں والوں پر رحمتیں نازل کرتے ہیں ''۔ (G.R. ۱۰۹۴)

سوال نمبر۷: صفیں بنانے کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب : حضرت ابنِ عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: '' صفوں میں کندھے مِلا کر کھڑا ہوا کرو۔ نہ اپنے درمیان کوئی خالی جگہ چھوڑو اور نہ ہی اپنے بھائیوں کے بازوؤں کو دباؤ لیکن شیطان کے لیے کوئی خالی جگہ نہ چھوڑو۔ وہ جو صفوں کا درمیانی خلا پُر کرتا ہے خدا اُس پر رحم کرتا ہے اور وہ جو صف میں خلا ڈال کر اُسے توڑتا ہے وہ خود بھی خدا کے رحم سے کاٹا جائے گا ''۔ (G.R. ۱۰۹۵)

سوال نمبر۸: اذان دینے اور فجر اور عشاء کی باجماعت نمازوں میں شامل ہونے کی فضیلت از روئے حدیث بیان کریں۔

جواب : حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ '' اگر لوگوں کو اذان دینے اور نماز کی پہلی صف میں کھڑے ہونے کے ثواب کا پتہ ہوتا تو اگر اِس حق کو حاصل کرنے کے لیے قرعہ ڈالنے پڑتے تو وہ اِس کے لئے قرعے ڈالتے۔ اور اگر انہیں پتہ ہوتا کہ نماز کے لیے جلدی آنے میں کتنا ثواب ہے تو اسکے لئے جلدی آنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ اِسی طرح اگر انہیں فجر اور عشاء کی نمازوں میں شمولیت کے ثواب کا علم ہوتا تو وہ اُن کے لئے ضرور آتے خواہ انہیں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔ (G.R. ۱۰۳۷)

سوال نمبر۹: نماز کے لئے انتظار کرنے کے ثواب کے بارہ میں کوئی حدیث سنائیں۔

جواب : حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: '' تم جب تک مسجد میں نماز کے لئے ٹھہرتے ہو اور صرف نماز پڑھنے کی وجہ سے ہی گھر نہیں لوٹ سکتے۔ وہ تمہارا سارا وقت ایسے ہی شمار ہوگا جیسے نماز کی حالت میں گذرا ''۔ (G.R. ۱۰۶۵)

سوال نمبر۱۰: وضو کی فضیلت کے بارہ میں کوئی حدیث بیان کریں۔

جواب : حضرت عثمان بن عفانؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو ایسے ہی وضو فرماتے دیکھا جیسے میں کرتا ہوں اور آپؐ نے فرمایا '' جو اِس طریق پر وضو کرتا ہے اُسکے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور مسجد کی طرف چل کر جانے اور نماز پڑھنے کا زائد ثواب ہے ''۔

(G.R. ۱۰۳۱)

سوال نمبر۱۱: نماز کا مطلب آنا نمازی کے لئے کیوں ضروری ہے ؟

جواب : نماز کے لئے عربی لفظ '' صَلوٰۃ '' ہے جسکے معنوں میں آگ میں داخل ہونے اور بھوننے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ نیز حدیث کے مطابق عبادت کا مغز دعا ہے۔ لہٰذا نماز اصل میں ایسی دعا کا نام ہے جس میں سینہ جلتا ہو اور آنکھیں پرنم ہوں اور عاجزی۔ رقت۔ غم اور درد کی یہ کیفیت نماز کا مطلب سمجھے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: '' دعا کا وقت نماز ہے۔ نماز میں بہت دعائیں مانگو ''۔ (فقہ احمدیہ صفحہ ۱۱۲)

سوال نمبر۱۲: نماز پڑھتے ہوئے آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں یا بند ؟

جواب : '' قیام کے وقت نظر سجدہ کی جگہ پر اور رکوع کے وقت پاؤں پر اور قعدہ کے وقت سینہ پر مرکوز رکھنا اور اِدھر اُدھر نہ دیکھنا چاہئیے ''۔ (فقہ احمدیہ صفحہ ۹۳) '' کنکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔ آسمان کی طرف دیکھنا۔ آنکھیں بند رکھنا۔ جلدی میں نماز پڑھنا وغیرہ ناپسندیدہ (مکروہ) ہے ''۔ (فقہ احمدیہ صفحہ ۹۴)

سوال نمبر۱۳: کیا نماز میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگانے کی اجازت ہے ؟ اور کیا نماز کی مکروہات ہیں ؟

جواب : '' بلا عذر دیوار یا کسی چیز کا سہارا لینا۔ ننگے سر نماز پڑھنا۔ سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں زمین پر نہ لگانا بلکہ اوپر اٹھا رکھنا..............قبرستان میں نماز پڑھنا جبکہ قبر سامنے ہو۔ نماز پڑھتے وقت بہت چست اور تنگ لباس پہننا............. ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا اور دونوں پاؤں پر یکساں بوجھ نہ ڈالنا۔ باوجود گنجائش کے ایک ہی کپڑا جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھنا...................کھانے کے بعد کُلّی کئے بغیر نماز پڑھنا '' وغیرہ مکروہاتِ نماز میں سے چند ایک ہیں۔ (فقہ احمدیہ صفحات ۹۴۔۹۵)

سوال نمبر۱۴: کیا رکوع و سجدہ میں قرآنی دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ نیز کیا نماز میں مقررہ عربی الفاظ کے علاوہ اپنی زبان میں دعائیں کی جاسکتی ہیں ؟

جواب : حدیثوں سے کہیں ثابت نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی رکوع یا سجود میں کوئی قرآنی دعا پڑھی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سجدہ کی حالت میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ (فقہ احمدیہ صفحات ۱۱۰۔۱۱۱)۔ '' سب زبانیں خدا تعالیٰ نے بنائی ہیں۔ چاہیئے کہ انسان اپنی زبان میں جسکو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ نماز کے اندر دعائیں مانگے کیونکہ اس کا اثر دل پر پڑتا ہے تا عاجزی اور خشوع پیدا ہو۔ کلامِ الٰہی کو عربی میں پڑھو اور اُسکے معنے یاد رکھو اور دعا بے شک اپنی زبان میں مانگو۔ جو لوگ نماز کو جلدی جلدی پڑھتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں کرتے ہیں وہ حقیقت سے نا آشنا ہیں۔ دُعا کا وقت نماز ہے۔ نماز میں بہت دعائیں مانگو ''۔ (فقہ احمدیہ صفحات ۱۱۱۔۱۱۲)

سوال نمبر۱۵: کن حالات میں نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں؟

جواب : '' بیماری ۔ سفر ۔ بارش ۔ طوفانِ بادوباراں ۔ سخت کیچڑ ۔ سخت اندھیرے میں جبکہ مسجد میں بار بار آنے جانے کی دقت کا سامنا ہو۔ اسی طرح کسی اہم دینی اجتماعی کام کی صورت میں ظہر و عصر ۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا جاسکتا ہے۔ جماعت سے بھی اور اکیلے بھی .... نمازیں جمع کرنی ہوں تو ایک آذان کافی ہے۔ البتہ اِقامت ہر ایک نماز کے لئے الگ الگ ہوگی .... علم ہوجانے کی صورت میں نمازوں کی ترتیب کو قائم رکھنا ضروری ہے خواہ جماعت ملے یا نہ ملے ''۔ (فقہ احمدیہ صفحات ۱۸۳۔۱۸۴)

سوال نمبر۱۶: کونسی نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔ کونسی نمازوں کی حفاظت کی خصوصی تاکید آئی ہے ؟

جواب : وہ نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں جن کے اوقات مشترک ہیں :

ظہر اور عصر کو جمع کیا جاسکتا ہے اور مغرب و عشاء کو جمع کیا جاسکتا ہے۔ فجر کو کسی نماز کے ساتھ جمع نہیں کیا جاسکتا اور نہ عصر کو مغرب کے ساتھ جمع کیا جاسکتا ہے۔ جو نماز کام کے دوران آجائے اسکی خاص حفاظت کی تاکید آئی ہے کیونکہ اگر کوئی مومن کام کے

دوران آنے والی نماز کو بھی فکر سے پڑھتا ہے تو دوسری نمازوں کو تو خوامخواہ فکر سے پڑھے گا۔

سوال نمبر ۱۷: کیا نمازی کے آگے سے گذرنا منع ہے ؟

جواب : ہاں نمازی کے آگے سے گذرنا سخت گناہ ہے۔فقہ احمدیہ کے مطابق '' نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذرنا منع ہے۔گذرنے والا گناہ گار ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے اُسے شیطان کہا ہے۔آگے سے گذرنے والے کو بشرطیکہ وہ بہت قریب سے گذرے روکنا چاہئیے۔لیکن اگر روکنے کے باوجود گذر جائے تو نماز پڑھنے والے کی نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا۔نہ وہ ٹوٹے گی اور نہ مکروہ ہوگی۔اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنے کی اشد ضرورت ہو تو آگے کی دوسری صف سے گذر سکتا ہے۔گویا نمازی اور اسکی سجدہ گاہ یا کھڑے ہوئے سترہ کے درمیان سے گذرنا بہرحال منع ہے ''۔ (فقہ احمدیہ صفحہ ۹۵)

سوال نمبر ۱۸: اگر کوئی آدمی نماز کے درمیان میں شامل ہو تو اسکے لیے کیا احکام مدّنظر رکھنا ضروری ہیں؟

جواب : اگر کوئی لیٹ (دیر سے) آئے تو وہ امام کے پیچھے جماعت میں شامل ہو جائے۔جب امام دونوں طرف السلام علیکم کہہ دے تو وہ اُٹھ کر باقی نماز پڑھے۔ نماز کی ترتیب کو قائم رکھے۔ سنّتیں صرف اُسی وقت تک پڑھی جاسکتی ہیں جب تک نماز کھڑی نہیں ہوئی۔ سنّتیں چھوڑ کر یا مختصر کر کے جماعت کے ساتھ فوراً شامل ہو جانا چاہئیے۔ اگر صفوں کے باہر سنّتیں پڑھ رہا ہو اور تشہّد پر ہو تو اسے ختم کرلے بشرطیکہ رکوع میں شامل ہوسکے۔لیکن اگر صفوں کے درمیان آجائے تو سنّتوں کو چھوڑ کر نماز میں شامل ہو جائے۔ اگر پتہ لگ جائے کہ ظہر و عصر کی نماز جمع ہو رہی ہے اور اب عصر ہو رہی ہے تو پہلے ظہر کی نماز الگ پڑھ کر عصر میں شامل ہو اگر پتہ نہ چل سکے اور عصر غلطی سے پہلے پڑھ لے تو ظہر بعد میں پڑھ لے۔ صبح فجر کی اذان کے بعد سوائے دو سنتوں اور دو فرضوں کے کوئی نماز جائز نہیں۔یعنی اذان کے بعد نفل جائز نہیں ایسے ہی عصر کے بعد مغرب تک کوئی نفل جائز نہیں۔جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا ہو یا عین سر پر ہو اس وقت بھی نماز جائز نہیں۔ عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔اگر کوئی آدمی رکوع میں شامل ہو جائے تو اسکی رکعت ہو جائے گی ''۔

(ملخّص فقہ احمدیہ ۔ مسائل نماز۔ صفحات ۱۰۶۔۱۴۴۔۱۴۶ وغیرھم) (مرتبہ: خالد سیف اللہ۔نائب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا)

﴿نماز با ترجمہ﴾

SALAT WITH TRANSLATION

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرّابعؒ نے فرمایا: ’’ صرف نماز پڑھنا کافی نہیں نماز ترجمہ کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے ‘‘۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

TAUJEEH (Niyyat or Intention): **: توجیہہ (نیت نماز)**

اِنِّی وَجَّھۡتُ وَجۡھِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفاً وَّ مَآ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ o

یقیناً میں نے اپنی توجہ اس ذات کی طرف کی جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ خالص ہو کر۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

I have turned my full attention towards the Supreme Being, who has created the heaven and the earth.

QEYAAM (Standing Posture): : قیام

Takbeer-e-Tahreema: :تکبیر تحریمہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے۔

Allah is the Greatest.

Thana: ثناء:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

پاک ہے تو اے اللہ۔ اپنی تعریفوں کے ساتھ۔ اور برکت والا ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

Holy art Thou, O Allah, and all praise is Thine; blessed is Thy name and exalted is Thy state, and there is none worthy of worship except Thee alone.

Ta'awuz: تعوذ :

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالی کی دھتکارے ہوئے شیطان سے۔

I seek refuge with Allah from Satan, the accursed.

Tasmeya: تسمیہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم o

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے

In the name of Allah, The Gracious, The Merciful.

Sura Fatiha: سورۃ فاتحہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو رب ہے تمام جہانوں کا۔ جو بے حد کرم کرنے والا۔ بار بار رحم کرنے والا ہے۔ مالک ہے جزا سزا کے دن کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

All praise belongs to Allah, Lord of all the worlds. Most Gracious, Ever Merciful; Master of the Day of Judgement. Thee alone do we worship, and Thee alone do we implore for help.

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o (آمین)

ہمیں ہدایت دے سیدھے راستے کی۔ (یعنی) ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ کہ (ان لوگوں کے راستے کی) جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی (ان لوگوں کے راستے کی) جو گمراہ ہوئے۔ اے اللہ میری دعا قبول کر۔

Guide us along the right path, the path of those on whom Thou hast bestowed Thy blessings, those who have not incurred Thy displeasure, and those who have not gone astray.

Sura Ikhlaas: سورۃ اخلاص:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم o

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے

In the name of Allah, The Gracious, The Merciful.

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o

تو کہہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے۔

Say, He is Allah, the One, Allah the Independent and Besought of All.

لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡ لَدۡ o

اور نہ ہی وہ جنا گیا ہے۔

He begets not, nor is He begotten.

وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌo

اور نہ کوئی اس کی برابری کرنے والے ہے۔

And there is none like unto Him.

RUKU (Bowning Position) : رکوع:

Tasbeeh: (Three Times) سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ (تین بار پڑھیں) تسبیح:

پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے۔

Holy is my Lord, the Most Great.

QAUAMA : (Standing Position After Ruku) قومہ:

Tasmee: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ تسمیع:

سن لی اللہ نے اُس کی جس نے اُس کی تعریف کی۔

Allah listens to him who praises Him.

Tahmeed: رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ۔ حَمْدًا كَثِيراً طَيِّبًا مُبَارَكًافِيهِ :تحمید

اے ہمارے رب سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ بہت زیادہ تعریفیں جو پاکیزہ اور برکت والی ہیں۔

Our Lord, Thine is the praise, The praise which is bountiful, pure and blessed.

SAJDAH: (Prostration Position) :سجدہ

Tasbeeh: (Three Times) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (تین بار پڑھیں) :تسبیح

پاک ہے میرا رب جو بڑی شان والا ہے۔

Glory to my Lord, the Most High.

JILSA PRAYER: (Sitting position between two Sajda) :جلسہ (دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا) کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَا رْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَا رْفَعْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَا رْزُقْنِيْ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت دے۔ اور مجھے خیریت سے رکھ اور میرا درجہ بلند کر اور میری اصلاح کر اور مجھے رزق دے۔

Lord forgive me and have mercy on me, and guide me and grant me security and raise me up and make good my shortcomings and provide for me.

QA'DAH (Sitting Position): TSHAH'HUD: :قعدہ (بیٹھنا) : تَشَهُّد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

تمام تحفے اللہ کیلئے ہیں اسی طرح تمام عبادتیں اور تمام پاکیزہ چیزیں۔ اے نبی (ﷺ) تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں بھی۔

All Salutation is due to Allah and all prayer and everything pure. Peace be upon thee, O Prophet, and the mercy of Allah and His blessings.

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے ان بندوں پر جو صالح ہیں۔

Peace be on us and on all righteous servants of Allah.

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

I bear witness that there is none worthy of worship except Allah and I bear witness that Muhammad is His servant and Messenger.

DUROOD: درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی آلِ اِبْرَاھِیْمَ

اے اللہ تو محمد (ﷺ) پرفضل فرمااور محمد (ﷺ) کی آل پر بھی جس طرح تو نے فضل کیا ابراہیمؑ پراور ابراہیمؑ کی آل پر

Bless, O Allah, Muhammad and the people of Muhammad, as Thou didst bless Abraham and the people of Abraham,

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی

یقیناً تو بہت تعریف والا اور بڑی شان والا ہے۔اے اللہ تو محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرمااور محمد (ﷺ) کی آل پر بھی جس طرح تو نے برکت نازل

Thou art indeed the Praiseworthy, the Glorious, Prosper, O Allah, Muhammad and the people of Muhammad, as thou didst prosper

اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

کی ابراہیمؑ پراورابراہیمؑ کی آل پر یقیناً تو بہت تعریف والا اور بڑی شان والا ہے۔

Abraham and the people of Abraham, Thou art indeed the Praiseworthy, the Glorious.

PRAYERS: دعائیں:

(۱) رَبَّنَا اٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰ خِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَاعَذَابَ النَّارِ O

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کراورآخرۃ میں بھی بھلائی عطا کر۔اورہمیں بچا آگ کے عذاب سے۔

Our Lord, bestow on us good in this world and good in the Hereafter, and shield us from the torment of the Fire.

(۲) رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ O رَبَّنَا ا غْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنااور میری اولاد کو بھی۔اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے والدین کو

My Lord make me observe Prayer, and my children too. Our Lord! accept my prayer, our Lord! grant forgiveness to me, and to my parents,

وَلِلْمُئو مِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ O

اور تمام مومنوں کو بھی (اس دن) جس دن حساب ہوگا۔

and to the believers on the day when the reckoning will take place.

Tasleem: تسلیم:

اَلسَّلَا مُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمتیں ہوں۔

Peace be upon you and the mercy of Allah.

QUNOOT PRAYER (For Salat-ul-witr): دعائے قنوت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیُ عَلَیْکَ الْخَیْرَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تیری بخشش۔ اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور تجھ پر توکل کرتے ہیں۔ اور تیری بہترین تعریف کرتے ہیں۔

O Allah, we beseech Thy help, and ask Thy protection, and we believe in Thee,and trust in Thee, and we praise Thee in the best manner,

وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ

اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم الگ ہوتے ہیں اور اُسے چھوڑتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

and we thank Thee, and we are not ungrateful to Thee, and we cast off and forsake him who disobeys Thee. O, Allah! Thee alone do we worship

وَلَکَ نُصَلِّی وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ

اور تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہم دوڑتے ہیں اور کھڑے ہوتے ہیں

and to Thee alone do we pray and make obeisance and to Thee we flee, and we are quick,

وَنَرْجُوا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ

اور ہم تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں یقیناً تیرا عذاب

and we hope for Thy mercy, and we fear Thy chastisement, surely Thy chastisement

بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ O

کافروں کو ملنے والا ہے۔

overtakes the unbelievers.

TASBEEH AFTER SALAT: نماز کے بعد تسبیح:

نماز کے بعد

(۱) سُبۡحَانَ اللّٰه

اللہ پاک ہے تمام عیبوں (خرابیوں۔برائیوں) سے۔ (۳۳ مرتبہ)

(33 Times) Holy is Allah free from all defects.

(۲) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔(۳۳ مرتبہ)

(33 Times) All praise belongs to Allah.

(۳) اَللّٰهُ اَكۡبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے۔ (۳۴ مرتبہ)

(34 Times) Allah is the Greatest.

برائے معیار اوّل

اَسْبَاقُ الْقُرْآن

(مرتبہ: محترم خالد سیف اللہ خان صاحب)

اَعُوذُ بِا للّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّ جِیْم .   بِسْمِ اللّٰهِ الرَّ حْمٰنِ الرَّحِیْم.

سبق ۱ : سورۃ فاتحہ: LESSON NO: 1 Sura Fatiha:

نوٹ: یہ اسباق قرآن کلاس سڈنی کے طلباء کے لیے تیار کئے گئے ہیں۔لیکن ان سے ایسے احباب بھی استفادہ کرسکتے ہیں جو بغیر استاد کے خود ترجمہ قرآن مع بنیادی گرائمر سیکھ کر قرآن پرغور کرنے کے آرزومند ہیں۔ تراجم اردو و انگریزی از حضرت میر محمدؓ اسحٰقؓ صاحب اور حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب ہیں۔

بِ اسْمِ اللّٰهِ الرَّ حْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥

ساتھ نام اللہ (کے) بے حد کرم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا۔

THE MERCIFUL THE GRACIOUS ALLAH NAME WITH

(میں شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو بے حد کرم کرنے والے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

In the name of Allah, The Gracious, The Merciful.

عٰلَمِیۡنَ o	الۡ	رَبِّ	اللّٰهِ	لِ	حَمۡدُ	اَلۡ
جہانوں (کا)	تمام	پالنےوالا(ہے)	اللہ(کے)	لئے	تعریفیں	سب
THE WORLD	(0F) ALL	LORD	ALLAH	BELONG TO	PRAISE	ALL

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام مخلوقات کی پرورش کرنے والے ہے۔

All praise belongs to Allah, Lord of all the worlds.

الدِّیۡنِ o	یَوۡمِ	مَا لِکِ	الرَّحِیۡمِ o	الرَّحۡمٰنِ
جزاسزا (کا)	وقت	مالک(ہے)	سچی محنت کوضائع نہ کرنے والا(ہے)	بن مانگے دینے والا
(OF) JUDGEMENT	(OF) DAY	MASTER	THE MERCIFUL	THE GRACIOUS

بن مانگے دینے والا سچی محنت کو ضائع نہ کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے وقت کا مالک ہے

The Gracious, The Merciful, Master of the Day of Judgement.

نَسۡتَعِیۡنُ o	کَ	اِیَّا	وَ	نَعۡبُدُ	کَ	اِیَّا
ہم مدد چاہتے ہیں۔	تجھ سے	خاص	اور	ہم عبادت کرتے ہیں	تیری	خاص
DO WE IMPLORE FOR HELP	THEE	ALONE	AND	DO WE WORSHIP	THEE	ALONE

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

Thee alone do we worship, and Thee alone do we implore for help.

الۡمُسۡتَقِیۡمَ o	الصِّرَاطَ	نَا	اِهۡدِ
سیدھا	راستہ	ہم کو	دکھا
(IN) STRAIGHT	PATH	US	GUIDE

ہمیں ہدایت دے سیدھے راستے کی۔

Guide us in the Straight Path.

هِمۡ	عَلَیۡ	اَنۡعَمۡتَ	الَّذِیۡنَ	صِرَاطَ
اُن(کے)	اوپر	انعام کیا تونے	اُن(لوگوں کا)	راستہ
WHO	ON	THOU BESTOWED BLESSINGS	(OF) THOSE	PATH

(یعنی) ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا۔

The path of those on whom Thou hast bestowed (Thy) blessings,

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآ لِّيْنَ٥

نہ غضب کیا گیا اوپر اُن کے اور نہ گمراہوں (کا)

(WHO) HAVE GONE ASTRAY NOT AND INCURRED DISPLEASURE NOT

نہ کہ (ان لوگوں کے راستے کی) جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی (ان لوگوں کے راستے کی) جو گمراہ ہوئے۔

Those who have not incurred (Thy) displeasure, and those who have not gone astray.

LESSON NO: 2 سبق ۲ : سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥١

(میں شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو بے حد کرم کرنے والے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

In the name of Allah, The Gracious, The Merciful.

ا ل م ٥ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْ هِ هُدًى

اَلِف لام مِیم (یہ) وہ (خاص یا کامل) کتاب نہیں شک (وشبہ) میں اِس ہدایت (ہے)

GUIDANCE IT IN DOUBT NO THE PERFECT BOOK THAT (THIS) MIM LAM ALIF

اَلِف ۔ لام ۔ میم ۔ یہ (کامل) کتاب ہے۔ نہیں کوئی شک (کی بات)۔ جس میں ہدایت ہے

ALIF, LAM, MIM. THIS IS A PERFECT BOOK; THERE IS NO DOUBT IN IT; (IT IS) A GUIDANCE

لِ الْمُتَّقِيْنَ ٥لا الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِ الْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ

لئے مُتّقیوں (کے) جو ایمان لاتے ہیں پر غیب اور وہ قائم کرتے ہیں

WHO OBSERVE AND (THE) UNSEEN IN (THEY) BELIEVE WHO THE RIGHTEOUS FOR

متقیوں کے لئے وہ جو کہ ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں

FOR THE RIGHTEOUS. WHO BELIEVE IN THE UNSEEN, AND OBSERVE PRAYER, AND

الصَّلٰوۃَ وَ مِنۡ مَّا (مِمَّا) رَزَقۡنَا هُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ○ وَ الَّذِيۡنَ

نماز(کو) اور (اُس) سے جو دیا ہم نے اُن کو وہ خرچ کرتے ہیں اور وہ جو کہ

WHO AND THEY SPEND THEY WE HAVE PROVIDED WHAT OUT OF AND PRAYER

نماز اور اُس سے جو دیا ہم نے اُن کو خرچ کرتے ہیں اور وہ جو کہ

OUT OF WHAT WE HAVE PROVIDED FOR THEM, THEY SPEND. AND THOSE

يُؤمِنُوۡنَ بِ مَا (بِمَا) اُنۡزِلَ اِلَیۡ كَ وَ مَا اُنۡزِلَ

ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اتارا گیا طرف تیری اور جو اتارا گیا

WAS REVEALED (THAT) WHICH AND THEE TO WHICH HAS BEEN REVEALED THAT IN BELIEVE

ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اتارا گیا تیری طرف اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا

WHO BELIEVE IN THAT WHICH HAS BEEN REVEALED TO THEE AND THAT WHICH

مِنۡ قَبۡلِ كَ وَ بِ الۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ○

سے پہلے تجھ اور پر آخرت وہ یقین رکھتے ہیں

HAVE FIRM FAITH THEY HEREAFTER IN AND THEE BEFORE

اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

WAS REVEALED BEFORE THEE, AND THEY HAVE FIRM FAITH IN THE HEREAFTER.

اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِنۡ رَبِّ هِمۡ وَ اُولٰٓئِكَ

یہ لوگ(ہیں) پر ہدایت کی رب اپنے اور یہ لوگ

IT IS THEY AND THEIR LORD OF THE GUIDANCE WHO FOLLOW (IT IS) THEY

یہ لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور یہ لوگ

IT IS THEY WHO FOLLOW THE GUIDANCE OF THEIR LORD, AND IT IS THEY

هُمُ اَلُ مُفلِحُونَ o

ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

SHALL PROSPER WHO

ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

WHO SHALL PROSPER.

LESSON NO:3 سبق ۳:

اِنَّ الَّذِيُنَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَىُ هِمُ ءَ اَنُذَرتَ

یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا برابر ہے پر اُن خواہ ڈرایا تونے

YOU WARN WHETHER THEM TO IT IS EQUAL WHO HAVE DISBELIEVED THOSE SURELY

یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے برا بر ہے خواہ تو ان کو ڈرائے یا نہ

THOSE WHO HAVE DISBELIEVED..... IT IS EQUAL TO THEM, WHETHER YOU WARN

هُمُ اَمُ لَمُ تُنذِرُ هُمُ لَا يُؤمِنُونَ o خَتَمَ اللّٰهُ

اُن کو یا نہ تونے ڈرایا اُن کو نہیں ایمان لاتے مُہر کردی اللہ نے

ALLAH HAS SET A SEAL THEY WILL BELIEVE NOT THEM YOU WARN NOT OR THEM

تونے ان کو ڈرایا وہ ایمان نہیں لاتے اللہ نے

THEM OR NOT ... WARN THEM, THEY WILL NOT BELIEVE. ALLAH HAS SET A SEAL ON

عَلٰى قُلُوبِ هِمُ وَ عَلٰى سَمعِ هِمُ وَ عَلٰى اَبصَارِ

پر دلوں اُن کے اور پر کانوں اُنکے اور پر آنکھوں

EYES OVER AND THEIR EARS ON AND THEIR HEARTS ON

ان کے دلوں اور اُن کے کانوں پر مہر کردی ہے اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے

THEIR HEARTS AND THEIR EARS.... AND OVER THEIR EYES IS A COVERING;

ع ٥ عَظِيْمٌ	عَذَابٌ	هُمْ	لَ	وَّ	غِشَاوَةٌ	هِمْ
بڑا۔	عذاب(ہے)	اُن کے	لئے	اور	پردہ(ہے)	اُن کی
GREAT	PUNISHMENT	THEM	FOR	AND	COVERING	THEIR

اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔

AND FOR THEM IS A GREAT PUNISHMENT.

وَ	بِاللّٰهِ	اٰمَنَّا	يَّقُوْلُ	مَنْ	النَّاسِ	مِنَ	وَ
اور	اللہ پر	ایمان لائے ہم	کہتے ہیں	جو	لوگ ایسے ہیں	بعض	اور
AND	IN ALLAH	WE BELIEVE	SAY	WHO	THE PEOPLE	OF	AND

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخری دن پر ایمان لائے ہیں

AND OF THE PEOPLE THERE ARE SOME WHO SAY, 'WE BELIEVE IN ALLAH AND THE LAST DAY',

اللّٰهَ	يُخٰدِعُوْنَ	٥ بِمُؤْمِنِيْنَ	هُمْ	وَمَا	الْاٰخِرِ	بِالْيَوْمِ
اللہ کو	دھوکہ دیتے ہیں	ہرگز مومن	وہ	حالانکہ نہیں	آخری کے	اوپر دِن
ALLAH	THEY WOULD DECEIVE	ARE BELIEVERS AT ALL	THEY	NOT WHILE	THE LAST	DAY

حالانکہ وہ ہرگز مومن نہیں۔ اور وہ اللہ کو

WHILE THEY ARE NOT BELIEVERS AT ALL. THEY WOULD DECEIVE ALLAH AND

اَنْفُسَ هُمْ	اِلَّا	يَخْدَعُوْنَ	مَا	وَ	اٰمَنُوْا	وَالَّذِيْنَ
اپنے آپ کو	مگر	وہ دھوکہ دیتے	نہیں	اور	ایمان لائے	اور اُن لوگوں کو جو
THEMSELVES	BUT	THEY DECEIVE	NONE	AND	WHO BELIEVE	AND THOSE

اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور وہ نہیں دھوکہ دیتے مگر اپنے آپکو اور نہیں محسوس کرتے

THOSE WHO BELIEVE, AND THEY DECEIVE NONE BUT THEMSELVES; ONLY THEY PERCEIVE (IT) NOT.

وَ مَا يَشْعُرُونَ ○ فِىْ قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَ زَادَ هُمُ اللّٰهُ

اور نہیں محسوس کرتے۔ میں دلوں ان کے بیماری ہے پھر (پس) بڑھایا اُن کو اللہ نے

ALLAH THEIR (HAS) INCREASED AND (WAS A) DISEASE THEIR HEARTS IN THEY RECEIVE IT NOT AND

ان کے دلوں میں بیماری تھی پھر اللہ نے ان کو بیماری میں بڑھا دیا

IN THEIR HEART WAS A DISEASE, AND ALLAH HAS INCREASED THEIR DISEASE TO THEM;

مَرَضاً وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ○

بیماری میں اور ان کے لئے عذاب ہے دردناک بسبب اسکے کہ وہ جھوٹ بولتے

THEY USED TO LIE BECAUSE GRIEVOUS PUNISHMENT FOR THEM AND DISEASE

اور بسبب اِسکے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے اُن کے لئے درد ناک عذاب ہے۔

AND FOR THEM IS A GRIEVOUS PUNISHMENT BECAUSE THEY USED TO LIE.

LESSON NO: 4 سبق ۴ :

وَ اِذَا قِيلَ لَ هُمْ لَا تُفْسِدُوا فِى الْاَرْضِ

اور جب کہا جاتا ہے اُن کو (کہ) نہ فساد کرو میں زمین

THE EARTH ON (IN) CREATE DISORDER NOT TO THEM IT IS SAID WHEN AND

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو

AND WHEN IT IS SAID TO THEM: 'CREATE NOT DISORDER ON THE EARTH', THEY SAY: WE ARE

قَالُوٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ○ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

کہتے ہیں سوائے یا (صرف) ہم اصلاح کرنے والے آگاہ ہوجاؤ یقیناً یہی مُفسد (یعنی فساد کرنے والے ہیں)

WHO CREATE DISORDER IT IS SURELY THEY BEWARE PROMOTERS OF PEACE WE ONLY THEY SAY

صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہوجاؤ یقیناً یہی مُفسد ہیں

ONLY PROMOTERS OF PEACE. BEWARE! IT IS SURELY THEY WHO CREATE DISORDER,

وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ o وَ اِذَا قِيْلَ لَ هُمْ اٰمِنُوْ

لیکن نہیں محسوس کرتے اور جب کہا جاتا ہے اُن کو (کہ) ایمان لاؤ

BELIEVE TO THEM IT IS SAID WHEN AND PERCEIVE (IT) DO NOT BUT

لیکن محسوس نہیں کرتے۔ اور جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ جیسے (دوسرے) لوگ ایمان لائے تم ایمان لاؤ

BUT THEY DO NOT PERCEIVE IT. AND WHEN IT IS SAID TO THEM, 'BELIEVE AS OTHER PEOPLE HAVE BELIEVED',

كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْ اَ نُوْمِنُ كَمَا اٰمَنَ

جیسا کہ ایمان لائے لوگ (تو) کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسا کہ ایمان لائے

HAVE BELIEVED AS SHALL WE BELIEVE THEY SAY (OTHER) PEOPLE HAVE BELIEVED AS

تو وہ کہتے ہیں تو کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں

THEY SAY: 'SHALL WE BELIEVE AS THE FOOLISH HAVE BELIEVED'?

السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّ هُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ

بےوقوف آگاہ ہوجاؤ یہ ہی بیوقوف (ہیں) لیکن

BUT (THAT ARE) FOOLISH IT IS SURELY THEY BEWARE THE FOOLISH

سنو سنو یہی بے وقوف لوگ ہیں لیکن جانتے نہیں۔

BEWARE! IT IS SURELY THEY THAT ARE FOOLISH, BUT THEY DO NOT KNOW.

لَّا يَعْلَمُوْنَ o وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا

نہیں جانتے اور جب یہ ملتے ہیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہتے ہیں

THEY SAY WHO BELIEVE THOSE THEY MEET WHEN AND THEY KNOW DO NOT

اورجب یہ اُن لوگوں کو ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں

AND WHEN THEY MEET THOSE WHO BELIEVE, THEY SAY: 'WE BELIEVE';

اٰمَنَّا وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيَا طِيْنِ هِمْ قَالُوْ

ایمان لائے ہم اور جب اکیلے ہوتے ہیں طرف شیطانوں اپنے کے کہتے ہیں

THEY SAY THEIR RING-LEADERS WITH THEY ARE ALONE WHEN BUT WE BELIEVE

ہم (بھی) ایمان لائے ہیں ۔ لیکن جب اپنے شیطان (سرداروں) کےساتھ اکیلے ہوتے ہیں کہتے ہیں

BUT WHEN THEY ARE ALONE WITH THEIR RING LEADERS THEY SAY:

اِنَّا مَعَ كُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ o اَللّٰهُ

یقیناً ہم ساتھ تمہارے صرف (سوائے اِسکے نہیں) ہم ہنسی کرنے والے ہیں۔ اللہ

ALLAH ARE MOCKING WE ONLY YOU WITH CERTAINLY WE (ARE)

ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ صرف ہم تو ہنسی کرنے والے ہیں۔

WE ARE CERTAINLY WITH YOU; WE ARE ONLY MOCKING.

يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّ هُمْ فِيْ طُغْيَانِ هِمْ

ہنسی کی سزادے گا کو اُن اور وہ مہلت دیتا ہے اُن کو میں سرکشی اپنی

THEIR TRANSGRESSION IN THEM WILL LET CONTINUE AND THEIR WILL PUNISH MOCKERY

اللہ انہیں ہنسی کی سزادے گا۔ اور وہ ان کو مہلت دیتا ہے ۔ اپنی سرکشی میں بھٹک رہے ہیں۔

ALLAH WILL PUNISH THEIR MOCKERY...AND WILL LET THEM CONTINUE IN THEIR TRANSGRESSION,

يَعْمَهُوْنَ o اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِ الْهُدٰى

بھٹک رہے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے خریدی گمراہی بدلے ہدایت (کے)

GUIDANCE IN EXCHANGE FOR ERROR HAVE TAKEN (OR BOUGHT) WHO THESE ARE THEY WANDERING BLINDLY

یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے خریدی گمراہی ہدایت کے بدلے

WANDERING BLINDLY. THESE ARE THEY WHO HAVE TAKEN ERROR IN EXCHANGE FOR GUIDANCE,

فَ مَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُ هُمْ وَ مَا كَانُوْ مُهْتَدِيْنَ o

پس نہ نفع دیا تجارت اُن کی(نے) اور نہ ہوئے وہ ہدایت پانے والے۔

RIGHTLY GUIDED ARE NOR AND THEY TRAFFIC HAS BROUGHT GAIN NO BUT

پس اُن کی تجارت نے نفع نہ دیا اور نہ ہوئے وہ ہدایت پانے والے۔

BUT THEIR TRAFFIC HAS BROUGHT THEM NO GAIN, NOR ARE THEY RIGHTLY GUIDED.

سُورۃُ الْبَقَرہ کی پہلی سترہ آیات کا ترجمہ و مطالب

مشق (۲)

سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات کو مع ترجمہ یاد کریں اور قرآن کریم کی تفسیر کی مدد سے ان کا مفہوم سمجھیں جنکی طرف بعض اشارے حسب ذیل ہیں:

سوال نمبرا : ا ـ ل ـ م کو حُروفِ مُقَطَّعات کہا جاتا ہے۔ ان کا وہ مطلب و مفہوم کیا ہے جو حضرت ابنِ عباسؓ اور حضرت ابنِ مسعودؓ نے بیان کیا ہے ؟

جواب : ا اَنَا ـ ل اللہ ـ م اَعْلَمُ کا قائم مقام ہے۔یعنی اَ نَا کا پہلا حرف۔ اللہ کا درمیانی حرف اور اَعْلَمُ کا آخری حرف۔ اسکا مطلب ہے **اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ** یعنی '' میں اللہ خوب جاننے والا ہوں ''۔ ان حروف کی عددی قیمت بھی مراد لی گئی ہے جو ۱ + ۳۰ +۴۰ = ۷۱ ہے (ا کی ۱ ـ ل کی ۳۰ اور م کی ۴۰) جس سے یہ مراد لی گئی ہے کہ سورت کا نفسِ مضمون یعنی اسلام کی ترقی کے وعدے ۷۱ سال میں پورے ہوکر سامنے آجائیں گے۔بعض بزرگوں نے حروفِ مُقَطَّعات کو اللہ کی ان صفات کا قائم مقام قرار دیا ہے جنکا اُس سورت سے خصوصی تعلق ہو جس کے شروع میں وہ آئے ہیں۔ یہ حروف بھی الہامی ہیں اور قرآنی وحی کا حصہ ہیں۔

سوال نمبر۲ : ان الفاظ کے معنی بیان کریں : رَیْبَ ـ یُقِیْمُوْنَ ـ الصَّلٰوۃَ ـ یُنْفِقُوْنَ ـ یُؤمِنُوْنَ ـ یُوْقِنُوْنَ ـ مُفْلِحُوْنَ۔

جواب : ان الفاظ کے معنی ترجمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر۳: اِن آیات میں قرآن کریم نے اپنے بارہ میں کیا دعویٰ فرمایا ہے ؟

جواب : پہلی بات یہ کہ یہ '' اَلْکِتَاب '' ہے یعنی یہ وہ '' خاص کتاب '' ہے '' جو کامل ہے '' اور '' جسکے بارہ میں وعدہ دیا گیا تھا '' (یعنی یہی وہ موعود کامل کتاب ہے)۔ دوسری بات یہ کہ اس کتاب میں کوئی شک کی بات نہیں۔اسکی تعلیم عقل اور فطرت کے خلاف نہیں۔تیسری بات یہ کہ یہ متقیوں کی رہنمائی کرنے والی ہے۔یعنی وہ جن کے دل میں اللہ کا تقویٰ ہوگا یعنی خدا کی ناراضگی کے خوف سے گناہوں سے بچتے ہوں گے۔اپنے فرائض کی فکر رکھتے ہوں گے اور گناہوں کے مقابلہ میں خدا کو اپنا ڈھال بناتے ہوں گے۔وہ تقویٰ کے خواہ کسی مقام پر بھی ہوں۔ ادنیٰ ترین۔ اعلیٰ ترین۔ وہ سبھی اس کتاب سے نورِ ہدایت پائیں گے۔

سوال نمبر۴: ان آیات میں متقیوں کی کیا علامات بیان کی گئی ہیں ؟

جواب : ا : متقی غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ غیب سے مراد وہ وجود ہیں جو ظاہری حواس سے تو اگرچہ پوشیدہ ہوتے ہیں مگر فرضی یا غیر حقیقی نہیں ہوتے بلکہ ان کے وجود پر نشانات و قرائن موجود ہوتے ہیں۔خدا کا وجود بھی نہاں در نہاں یعنی غیب میں ہے۔ فرشتوں کا بھی۔روز قیامت بھی۔

۲ : متقی پکے نمازی ہوتے ہیں یعنی نماز باقاعدہ فکر کے ساتھ وضو کر کے۔ وقت پر معنے سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں یعنی خود بھی اپنی گرتی ہوئی نمازوں کو کھڑا کرتے ہیں اور دوسروں کی نمازوں کو بھی بذریعہ تلقین کھڑا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳ : وہ خدا کی راہ میں جو کچھ خدا نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔چونکہ سب کچھ خدا ہی کی عطا ہے جان۔مال۔ وقت اور عزت

اس لئے متقی اپنی ہر چیز میں سے خدا کے دین اور اسکے بندوں کی مشکلات میں مدد دینے کے لئے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

۴: متقی اس تمام وحی پر ایمان لاتے ہیں جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی اور جو پہلے نبیوں پر نازل ہوئی۔

۵: متقی آخرت پر اور پیچھے آنے والی جو دوسری موعود باتیں ہیں ان پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

سوال نمبر۵: قرآن کریم کی ہدایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے بنیادی شرط کیا ہے ؟

جواب : بنیادی شرط تقویٰ ہے۔ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ جتنا جتنا کسی کے دل میں تقویٰ ہوگا اُسی نسبت سے وہ قرآنی ہدایت سے حصہ حاصل کرے گا۔

تقویٰ دراصل دل کی ایک مستقل کیفیت کا نام ہے جس میں انسان کو ہر وقت یہ ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں میرے اس قول یا فعل سے خدا ناراض نہ ہو جائے۔ وہ اپنے اعمال کی جواب دہی سے ڈرتا ہے اس لئے خدا اور اسکے بندوں کے حقوق فکر سے ادا کرتا ہے۔ اِسکے بالمقابل ایک متکبر شخص جو اپنے آپ کو خدا اور بندوں سے مُستغنی (بے پرواہ) خیال کرتا ہے اور مرنے کے بعد کے حساب و کتاب پر اور اعمال کے ریکارڈ کئے جانے پر یقین نہیں رکھتا وہ قرآن کریم سے لاپرواہ رہتا ہے اور اسکی ہدایت سے محروم رہتا ہے۔

اگلی مشق (۳)

سوال نمبر۱: ان الفاظ کے معانی بتائیں: نَـاس ۔ سَـوَآء ۔ اَنْـذَرْتَ ۔ تُـنْـذِرْ ۔ خَتَـمَ ۔ قُلُوْب ۔ سَمْعِ ۔ اَبْصَار ۔ غِشَاوَةٌ ۔ يُخٰدِعُوْنَ ۔ يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ ۔ يَشْعُرُوْنَ ۔ يَكْذِبُوْنَ ۔ كَانُوا يَكْذِبُوْنَ۔

جواب : ان الفاظ کے معنی ترجمہ آیات میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر۲: جب لوگوں کے دل ایسے سخت ہو جاتے ہیں کہ ان پر کوئی نصیحت بھی کارگر نہیں ہوتی۔ ان کو نصیحت کرنا یا نہ کرنا برابر ہو جائے تو ان کے لئے کیا مقدر ہوتا ہے (اگر وہ اپنی یہ حالت تبدیل نہ کریں تو) ؟

جواب : ان کی حالت کو اِن آیات میں '' حالتِ کُفر '' قرار دیا گیا ہے جو خدا کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ وہ ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔ دراصل قوانین قدرت کے مطابق انسان اپنے جن اعضا یا ذہنی۔ اخلاقی۔ روحانی قوتوں کو بیکار چھوڑ دیتا ہے وہ کچھ عرصہ کے بعد مستقل طور پر ناکارہ ہو جاتی ہیں اور اپنے مفوضہ فرائض کو ادا کرنے کی صلاحیت کھو دیتی ہیں۔ جب کوئی شخص ہدایت کو دیکھنے ، سننے کے لیے اپنے دل و دماغ ۔ آنکھوں۔ کانوں کو استعمال نہ کرے تو ایسے انسان کے اپنے عمل کے نتیجہ میں خدا کے قانون کے تحت ان پر مہر لگ جاتی ہے۔ جیسے اگر کوئی شخص اپنے کمرہ کی ساری کھڑکیوں، دروازوں کو بند کر دے تو اسکے اس فعل کے نتیجہ میں خدا اسکے کمرہ کو اندھیرا کر دیتا ہے۔

سوال نمبر۳: کیا روحانی دل بھی بیمار ہوتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو کس آیت میں اس کا ذکر ہے۔ روحانی بیماریاں کس قسم کی ہوتی ہیں؟

جواب : خدا کا ظاہری و باطنی۔ جسمانی و روحانی نظام یکساں متوازی چلتا ہے۔ انسان کے جسمانی اعضاء کے بالمقابل روحانی اعضاء بھی یکساں قانون

کے تابع ہوتے ہیں۔اس لئے جس طرح جسمانی دل بیمار پڑتے ہیں روحانی دل بھی بیمار ہوتے ہیں اور روحانی علاج سے یعنی توبہ واستغفار سے تندرست بھی ہوجاتے ہیں۔خدا فرماتا ہے فِیۡ قُلُوۡبِھِمۡ مَّرَضٌ ان کے دل بیمار ہیں۔یہاں روحانی دل ہی مراد ہیں۔دلوں کی بیماریاں بدظنّی۔خدا کی باتوں میں شک میں پڑنا۔ تکبّر ۔ حسد ۔لالچ اور ناجائز ہوس اور اخلاقی و روحانی کمزوریاں ہیں۔

سوال نمبر۴: ان آیات میں منافقین کی کیا نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ان کو کیوں دردناک عذاب ملیگا ؟

جواب : منافق جھوٹ بولتا ہے۔دھوکہ دیتا ہے۔ریا کرتا ہے۔وہ دعویٰ تو خدا اور روز قیامت میں یقین رکھنے کا کرتے ہیں لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہوتے ہیں۔وہ شک کا شکار ہوتے ہیں اس لئے یقین سے عاری ہوتے ہیں۔

اگلی مشق (۴)

سوال نمبر۱: مشق کو دیکھیں اور وہاں دیئے ہوئے مشکل الفاظ کے معانی بتائیں۔

سوال نمبر۲: منافقین کی وہ ساری نشانیاں جو آیات نو تا سترہ بیان ہوئیں وہ کیا ہیں ؟

جواب : وہ جھوٹ بولتے ہیں۔وہ بظاہر اللہ اور قیامت پر ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن دراصل انہیں کوئی ایمان نہیں ہوتا۔وہ اللہ اور مومنوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں لیکن دراصل خود اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔ان کے روحانی دل بیمار ہوتے ہیں۔وہ زمین میں صلح یا اصلاح کے نام پر فساد ڈالتے ہیں۔وہ مسلمانوں کو بیوقوف سمجھتے ہیں کیونکہ وہ اسلام کے لئے فضول قربانیاں کر رہے ہیں جو کبھی اتنے دشمنوں کے مقابلہ میں جیت نہیں سکتا۔ وہ دُہرے چہرے رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کے پاس آتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور اپنے سرداروں کے پاس جاتے ہیں تو ان کو کچھ اور کہتے ہیں۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک بہت گھاٹے کا سودا کیا ہے۔ہدایت دے کر اسکے بدلہ میں گمراہی خرید لی ہے۔

سوال نمبر۳: جب منافقوں کو کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ کرو تو وہ کیا کہتے ہیں ؟

جواب : وہ کہتے ہیں آپ اِسے فساد کہتے ہیں ہم تو ایک خراب صورت حال کی اصلاح کرتے ہیں۔ ان کا شعور ناقص اور سمجھ ٹیڑھی ہے۔

سوال نمبر۴: منافق مسلمانوں کو بیوقوف کیوں سمجھتے تھے۔خدا ان کو کیا جواب دیتا ہے ؟

جواب : منافق کہتے تھے ان مسلمانوں سے بڑھ کر کون بیوقوف ہوگا جو اپنی جانیں اور مال ایک ایسے مقصد کے لئے قربان کر رہے ہیں جو کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔خدا فرماتا ہے کہ تم خود بیوقوف ہو کیونکہ میں نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ ہمیشہ میں اور میرے رسول ہی کامیاب ہوں گے۔

سوال نمبر۵: منافقین اپنے شیطانوں سے خفیہ طور پر ملا کرتے تھے۔ یہ شیطان کون تھے۔ اُن کو شیطان کیوں کہا گیا ہے۔ وہ ان کو جا کر کیا بتایا کرتے تھے ؟

جواب : احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروری نہیں کہ شیطان کا لفظ غیر مادی وجود یعنی لفظ شیطان کے عام معنے ہی میں استعمال ہو۔ جو بھی غصہ اور حسد کی آگ میں جلے اور حق کی مخالفت کرے وہ بھی شیطان ہے۔ ان معنوں میں منافقوں کے لیڈروں کو شیطان کہا گیا ہے کیونکہ وہ اسلام کے خلاف حسد کی آگ میں جل رہے تھے۔ یہ منافقین اُن کے پاس جا کر انہیں اپنی حمایت کا علیحدگی میں یقین دلایا کرتے تھے جس کا ذکر خدا نے فرمایا۔

سوال نمبر۶: خدا تو اِستِہزاء جیسے فعل سے پاک ہے تو پھر یہ کیوں کہا گیا اَللّٰہُ یَسۡتَھۡزِیٴُ بِھِمۡ کہ اللہ ان سے اِستہزاء (ٹھٹھا) کرے گا ؟ یہاں اِستہزاء کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ بعض دفعہ کسی فعل کی سزا یا بدلہ کے لئے بھی وہی لفظ استعمال ہوتا ہے جو اصل کام کے لئے ہوا تھا۔ مثلاً خدا فرماتا ہے کہ برائی کا بدلہ اُسی کے موافق برائی ہے (۴۲:۴۱) اسکا مطلب یہ نہیں کہ اگر دشمن برا فعل تمہارے ساتھ کرے تو تم بھی ویسا ہی برا فعل اسکے ساتھ کرو بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ تمہیں اسکے فعل کے موافق (PROPORTIONATE) سزا دینے کا حق ہے۔ اِسی طریق پر یہاں منافقوں کے استہزاء کی سزا کے لئے بھی استہزاء کا لفظ ہی خدا کے لئے استعمال ہوا ہے۔

سوال نمبر۷: جب خدا منافقوں کو مہلت دیتا ہے تو وہ کس ردِ عمل کا اظہار کرتے ہیں اور وہ کیا تجارت (BARTER) کرتے ہیں ؟

جواب : منافق بجائے مہلت سے فائدہ اٹھا کر اپنی اصلاح کرنے کے وہ ادھر اُدھر اندھوں کی طرح ٹامک ٹوئیاں مارتے پھرتے ہیں اور اپنے کسی مقصد کو بھی حاصل نہیں کرتے۔ یوں وہ ہدایت دے کر گمراہی خرید لیتے ہیں۔

برائے معیار اوّل و دوم

تشریح سورۃ الاخلاص

از محترم خالدسیف اللہ خان صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

(میں پڑھتاہوں)ساتھ نام اللہ کے(جو)رحمٰن اور رحیم ہے۔

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ٥ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ٥ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ٥ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٥

کہہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہیں جنا اس نے اور نہ وہ جنا گیا۔ اورنہیں ہےاس کی برابری کرنے والا کوئی۔

ترجمہ: شروع کرتاہوں اللہ کے نام سے جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور باربار رحم کرنے والا ہے۔(ہم ہرزمانہ کے مسلمان کوحکم دیتے ہیں کہ) تو (دوسرےلوگوں سے) کہتا چلا جا کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔اللہ وہ ہستی ہےجس کے سب محتاج ہیں (اوروہ کسی کامحتاج نہیں) نہ اُس نے کسی کو جنا ہےاورنہ وہ جنا گیاہے۔اور (اسکی صفات میں) اِسکا کوئی بھی شریک نہیں۔

تشریح: یہ ابتدائی مکی سورتوں میں سے ہے۔جس زمانہ میں خدا کا یہ حکم نازل ہوا کہ تم خدا کی سچی توحید پرخود بھی قائم ہوجاؤ اور دوسروں کوبھی ہمیشہ اسی کی تلقین اورتبلیغ کرتے رہواس زمانہ میں بتوں کو ناکارہ قرار دینے اورخدا کے اکیلے ہونے کے اعلان پر بہت سخت سزائیں دی جاتی تھیں۔مکہ کی تاریخ اس پر گواہ ہے حضرت بلالؓ افریقہ کے ملک حبشہ کے رہنے والے تھےاوراسلام کے شدید ترین دشمن امیہ بن خلف کے غلام تھےوہ ان کوشدید سزائیں دیتااورکہتا کہ اسلام سےاورخدا کے ایک ہونے سے انکار کرو۔وہ سخت تپتی ریت پر دوپہر کے وقت لٹادیتااوران کی چھاتی پراتنے بڑے بڑے پتھر رکھ دیتا کہ وہ ہل نہ سکتے تھےاور پھر کہتا کہ کرو اسلام سے انکار۔مگراُن کو توخدا کاپیغام پہنچ چکاتھا کہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد وہ کیسےاس کے سوا کچھ کہہ سکتے تھے۔وہ شدید تکلیف میں بھی کہتے احد احد یعنی ھُوَ اللّٰہُ اَحَد وہ اور مارتا پھربھی آپ کی زبان سے احد احد کے سوا کچھ نہ نکلتا۔ حضرت مصلح موعودؓ تفسیرِ صغیر میں اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ '' قُل '' کالفظ

جوآخری تین سورتوں سے پہلے رکھا گیا ہے اس میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ ہمارا یہ پیغام دوسرے لوگوں تک پہنچادو۔اب یہ لازمی بات ہے کہ جب حضرت محمد ﷺ خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچادیں گے تو چونکہ اس کے بعد دوسرے لوگ بھی قُل کا لفظ پڑھیں گے اس لیے ان پر بھی فرض ہوجائے گا کہ وہ اس کلام کو اور لوگوں تک پہنچائیں ۔پس قُل کہہ کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم ہماری اس تعلیم کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھو بلکہ اسے دوسروں تک پہنچاؤ اور تم سے سننے والے اور لوگوں کے سامنے اسے بیان کریں یہاں تک کہ ہوتے ہوتے ساری دنیا تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچ جائے۔پس خدا کی توحید پر خود عمل کرنا اور اُسے دوسروں تک تلقین و تبلیغ کے ذریعہ پہنچانا ہر مسلمان پر خدا کی طرف سے فرض ہے۔وہ پیغام کیا ہے ؟ وہ یہ ہے کہ خدا احد ہے۔ وہ اکیلا ہے۔ خدائی میں اس کا کوئی شریک نہیں نہ کوئی انسان جیسے عیسیٰ بن مریمؑ اور کرشنا۔ خدا اکیلا ہے اپنی ذات میں بھی اور اپنی صفات میں بھی۔ وہ سب کا خالق اور مالک ہے اُسکے سوا کوئی حقیقی طور پر نہ کوئی پیدا کرنے والا ہے نہ زندگی بخشنے والا نہ زندگی قائم رکھنے والا ہے۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ: صمد کے معنی ہوتے ہیں جو غنی ہو یعنی کسی کا محتاج نہ ہو۔مگر کوئی اس سے غنی نہ ہو یعنی کوئی ایسا وجود نہ ہو جو اس کی مدد کے بغیر قائم رہ سکے۔پس جو شخص اللہ الصمد کہتا ہے وہ اپنے اس ایمان اور یقین کا اقرار کرتا ہے کہ وہ خود اور تمام موجودات اللہ کے بغیر گذارہ نہیں کرسکتیں لیکن خدا سب سے بے نیاز ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں نہ کسی مدد کی ضرورت ہے۔ صمد کے معنی ازلی ابدی یعنی ہمیشہ قائم رہنے والے کے بھی ہیں۔اور یہ بھی کہ وہ بہت شان والا ہے۔پس جو شخص دل سے خدا کو صمد مانتا ہے وہ اپنے آپ کو بے بس انسان سمجھتے ہوئے ہر وقت ہر کام کے لیے خدا کے حضور دعاؤں میں لگا رہتا ہے اور ہمیشہ عاجزانہ راہوں پر گامزن رہتا ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ : پھر اِس بات کے اعلان اور تبلیغ کا حکم دیتا ہے کہ خدا کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ باپ ہے۔نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اسکا کوئی بیٹا ہے۔نہ اس کے پہلے کوئی تھا اور نہ اس کے بعد کوئی ہوگا۔وہ زمان و مکاں کی قید سے آزاد ہے۔ ہر مخلوق کی یہ کمزوری ہے کہ وہ ایک خاص وقت اور مقام پر وجود میں آتی ہے۔پھر ٹوٹ پھوٹ یا کمزوری کا شکار ہوتی ہے اور آخر موت سے ہمکنار ہوجاتی ہے۔ ہر مخلوق کا جس طرح ایک آغاز ہے اُس طرح ایک انجام بھی ہے۔اس آیت نے اللہ کو مخلوق کی اس کمزوری کے کھوٹ سے بھی خالص کردیا۔یہ سورت جس کا نام اخلاص ہے خدا کو مخلوقات کی تمام کمزوریوں سے خالص کرتی ہے۔ساری کائنات پر نظر دوڑا کر دیکھیں خدا کے سوا ہر چیز کی پیدائش کا کوئی ذریعہ یا سبب ہوتا ہے۔جسکے نتیجہ کے طور پر وہ وجود میں آتی ہے۔لیکن خدا اس سلسلے سے آزاد ہے۔ **وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَد** خدا کا ہمسر اور اس جیسا اور کوئی ہے ہی نہیں۔اس کی صفات میں کوئی اور شریک نہیں۔زندگی،موت،رزق،اولاد،عزت اور ذلت سب خدا کے ہاتھ میں ہے۔خدا کو کسی چیز سے مشابہت نہیں دی جاسکتی۔اس جیسی اور کوئی ہستی ہے ہی نہیں۔بعض لوگ بچے کا نام پیراں دِتہ رکھ لیتے ہیں کہ یہ بیٹا پیروں کا دیا ہوا ہے۔بعض اپنے بزرگوں کو خدا کی صفات دے دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حکم سے کئی سال کے مردوں کو زندہ کردیا۔کئی اپنے نفس پر اتنا بھروسہ کرتے ہیں کہ گویا خدا کی مدد کی ضرورت ہی نہیں۔کئی لوگ دنیوی اسباب پر اتنا بھروسہ کرتے ہیں کہ گویا وہی ان کے خدا ہوں لیکن خدا فرماتا ہے کہ اے مومنو تم یہ پیغام دنیا کو دیتے چلے جاؤ کہ ہر نفع پہنچانے اور نقصان سے بچانے کی طاقت خدا ہی کو حاصل ہے۔اُس جیسا اور کوئی وجود دنیا میں نہیں۔جبکہ دوسرے ہر وجود کی طرح کے اور وجود بھی ہیں۔وہ اکیلا ہے نہ اسکی ذات میں کوئی شریک ہے اور نہ اسکی صفات میں کوئی شریک ہے۔ہم ہر آن اُس کے محتاج ہیں لیکن وہ کسی کا محتاج نہیں۔وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی ذات میں اپنے گھروں میں اور اپنے ملکوں میں خدا کی توحید کے پرچار کی توفیق دے۔ (آمین)

احادیثِ نبوی ﷺ

۱ : اِنَّمَا الْاَ عْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ۔ **ترجمہ:** اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ (بخاری)

تشریح : جیسی نیت ہوگی ویسا ہی ثواب ملے گا۔ اگر نیت خدا کے حکم کی اطاعت اور اُسکی رضا کا حصول ہوگا اور کسی کام سے بچنے کی نیت خدا کی ناراضگی سے بچنا ہوگا تو یہی تقویٰ ہے۔ اور ایسے شخص کے سارے کام ہی عبادت بن جائیں گے خواہ دین کے ہوں یا دنیا کے۔ اگر نیک کام میں بھی نیت نام و نمود یا کوئی دنیاوی غرض ہوگی تو وہ کام دنیا کے لئے ہوں گے خدا کے لئے نہیں۔ نیز جتنی نیت یا ارادہ بلند ہوگا تو اتنا ہی ترقی کا بھی امکان زیادہ ہوگا۔

۲ : کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم ۔ **(بخاری و مسلم)**

ترجمہ: دو باتیں ایسی ہیں جو زبان پر تو بالکل ہلکی ہیں مگر (قیامت کے دن) ترازو میں بہت بھاری ہوں گی اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسندیدہ ہیں یعنی (۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (۲) سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم **تشریح :** یعنی میں اللہ کو پاک یقین کرتا ہوں تمام کمزوریوں اور نقائص سے بلکہ اسے ہر کامل تعریف سے مُتّصف یقین کرتا ہوں یعنی مرا رب ہر چیز پر قادر ہے اور ہر حسن و احسان اور فیض کا سرچشمہ ہے۔ وہ اللہ نہ صرف پاک ہے تمام کمزوریوں سے بلکہ اسکی عظمت اور طاقت نے ذرّہ ذرّہ اور تمام مخلوقات اور کائنات کو گھیر رکھا ہے۔ اگر خدا کسی کے دل کو اس یقین سے بھر دے تو اسکی ہستی پر انقلاب آ جاتا ہے اور وہ گویا ہر آن خدا کو دیکھتا ہے۔ اور نیکیوں کی توفیق پاتا ہے۔

۳ : مَنْ لَّمْ یَرْ حَمْ صَغِیْرَ نَا وَلَمْ یَعْرِفْ حَقَّ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا **(ابوداؤد)**

ترجمہ : جو ہم میں سے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہم میں سے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

تشریح : جو شخص اپنے سے چھوٹوں اور کمزوروں پر رحم نہ کرے اور جو عمر۔ علم۔ رشتہ اور اپنے سینئر کا احترام نہ کرے وہ صالح مسلمانوں میں شمار نہیں ہوگا۔

۴ : خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ **(بخاری)**

ترجمہ: تم میں سے بہتر انسان وہی ہے جو خود قرآنِ مجید سیکھتا ہے اور پھر اسے دوسروں کو سکھاتا ہے۔

تشریح: قرآنِ مجید خود محنت اور محبت سے سیکھنا اور پھر اُسی جذبہ سے دوسروں کو پڑھانا ایک ایسا صدقہ جاریہ ہے جسکا ثواب زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے۔ یوں ایسے شخص کے نیک اعمال میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جسکی وجہ سے وہ دوسروں سے آگے نکل جاتا ہے۔

۵ : مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِاللّٰہَ **(ترمذی)**

ترجمہ: جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔

تشریح : مومن طبعاً صابر و شاکر ہوتا ہے۔ جس شخص کے دل میں جذبہء احسان مندی ہوتا ہے وہ بندوں کا شکر ادا کرتا ہے اور خدا کا بھی۔

احسان فراموش شخص نہ بندوں کا شکرادا کرتا ہے اور نہ ہی خدا کے احسانات کو پہچانتا، خدا کی نعمتوں کی قدر کرتا اور اسکا شکرادا کرسکتا ہے۔ محبت یا کسی کے حسن کی وجہ سے کی جاتی ہے یا اسکے احسان کی وجہ سے۔ اللہ کی صفات کا حسن اسکی مخلوقات میں جھلکتا ہے اور اسکی ان گنت نعمتوں کے بار بار تصور سے خدا کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خدا کے احسانات کا شکر کرنے کے لئے ایک شکرگزار دل درکار ہے جسکا آغاز بندوں کے شکرگذار ہونے سے ہوتا ہے۔

۶ : اَلۡخَلۡقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَا حَبُّ الۡخَلۡقِ اِلَی اللّٰہِ مَنۡ اَحۡسَنَ اِلَی عِیَالِہٖ **(شعب الایمان)**

ترجمہ : تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا عیال (کنبہ) ہے۔ پس انسانوں میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ انسان وہ ہے جو اسکے عیال کے ساتھ نیک سلوک کرے۔

تشریح : اللہ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡن ہے اسکی نعمتیں ہر انسان تک پہنچتی ہیں۔ وہ کالے۔ گورے۔ مومن۔ کافر سبکو اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا ہے۔ مومن کے دل میں چونکہ خدا کی صفات کا رنگ ہوتا ہے اس لئے وہ بھی خدا کی ساری مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

۷ : وَالَّذِی نَفۡسِیۡ بِیَدِہٖ لَا یُوۡءِ مِنُ عَبۡدٌ حَتّٰی یُحِبُّ لِاَ خِیۡہِ مَا یُحِبُّ لِنَفۡسِہٖ **(بخاری)**

ترجمہ : مجھے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو وہ خود اپنے لئے کرتا ہے۔

تشریح : مومن بہت ہمدرد۔ سچا اور مخلص ہوتا ہے۔ وہ جہاں اپنے لئے اچھی باتیں پسند کرتا ہے اپنے مومن بھائی کے لئے بھی ویسا ہی چاہتا ہے۔ مومن خودغرض اور حاسد نہیں ہوتا۔

۸ : اِنَّ بَیۡنَ الرَّجُلِ وَ بَیۡنَ الشِّرۡکِ وَالۡکُفۡرِ تَرۡکَ الصَّلٰوۃِ **(مسلم)**

ترجمہ : انسان اور شرک وکفر کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہی ہے یا یہ کہ نماز کا چھوڑنا انسان کو شرک وکفر کے قریب کردیتا ہے۔

تشریح : مومن ہر شرک اور کفر کے کام سے بہت دور ہوتا ہے جبکہ نماز کا چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب اور اسکے بالمقابل توحید اور ایمان سے دور کردیتا ہے۔ ایک دوسری حدیث کے مطابق جو شخص ایک بھی نماز عمدًا چھوڑے وہ نماز کے حکم کا کافر بن جاتا ہے۔

ملفوظات

پیارے مہدی کی پیاری باتیں

۱ : اللہ تعالیٰ:

" (میں) اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا ہے ۔ " (ملفوظات جلد سوم)

" ہمارا زندہ حیّ قیوم خدا ہم سے انسانوں کی طرح باتیں کرتا ہے ۔" (نسیم دعوت)

" خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے ۔" (ایام الصلح)

" خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص اسکے دین کی مدد کرے وہ خود اسکا مددگار ہوتا ہے اور اسکی عمر بھی زیادہ کر دیتا ہے ۔" (البلاغ)

۲ : آنحضرت ﷺ :

" میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جسکا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے ۔" (حقیقۃ الوحی)

" میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچے دل سے پیروی کرنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے ۔" (حقیقۃ الوحی)

" اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفٰے ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچّی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اُس کے غیر کو اسپر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح)

۳ : قرآن کریم :

" ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔" (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی)

" نوعِ انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن ۔" (کشتی نوح)

" جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے ۔" (کشتی نوح)

" میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔" (کشتی نوح)

۴ : اسلام :

" میں صرف اسلام کو سچّا مذہب جانتا ہوں ۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

" اسلام اِسبات کو کہتے ہیں کہ کُلّی خدا کے لئے ہو جانا اور اپنا کچھ باقی نہ رکھنا ۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

" سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔" (تبلیغِ رسالت جلد ششم)

" دینِ اسلام میں اِکراہ اور جبر نہیں ۔" (کتاب البریّہ)

۵ : مقام مسیحِ موعودؑ :

" مجھے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں ۔" (برکات الدعا)

برائے معیار اوّل

تاریخِ اسلام

اجتماع انصاراللہ۔ معلوماتی سوال و جواب

مرتّبہ: محترم خالد سیف اللہ خان صاحب

سوال نمبر ۱: حضرت محمد ﷺ حضرت ابراہیمؑ کے کس بیٹے کی نسل سے تھے۔ حضرت اسمٰعیلؑ یا حضرت اسحٰقؑ ؟
جواب : حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔

سوال نمبر ۲: حضرت اسماعیلؑ کی والدہ کا کیا نام تھا اور وہ کس ملک سے تھیں ؟
جواب : حضرت حاجرہ۔ مصری خاتون تھیں۔

سوال نمبر۳: آنحضرت ﷺ کی والدہ۔والد۔دادا اور پڑدادا کے نام بتائیں۔
جواب : حضرت آمنہ۔ حضرت عبداللہ۔ حضرت عبدالمطلب ۔ ہاشم۔

سوال نمبر۴: آنحضرت ﷺ کی دو رضاعی والدہ کے نام بتائیں۔
جواب : ثوبیہ (ابولہب کی لونڈی) اور حلیمہ۔

سوال نمبر۵: حضرت آمنہ کی اس لونڈی کے بارہ میں بتائیں جو آپؐ کو مدنیہ لائیں تھیں جب والدہ کا انتقال مدینہ سے مکہ آتے ہوئے ابوا کے مقام پر ہو گیا تھا۔
جواب : حضرت اُمِ ایمن جنکی بعد میں حضرت خدیجہؓ کے آزاد کردہ غلام زید سے شادی ہوئی جس سے اسامہ بن زیدؓ پیدا ہوئے۔

سوال نمبر۶: آنحضرت ﷺ کے جو بچے حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے ان کے نام بتائیں۔
جواب : بیٹے: قاسم۔طاہر۔طیّب (عبداللہ)۔ بیٹیاں: زینب۔ رُقیّہ۔ اُمِ کلثوم اور فاطمہ۔

سوال نمبر۷: آنحضرت ﷺ کے ابتدائی صحابہ میں سے دس کے نام بتائیں۔

جواب : مندرجہ ذیل اسماء گرامی میں سے کوئی سے دس نام لے لیں : حضرت خدیجہؓ (بیوی)۔ حضرت ابوبکرؓ (دوست)۔ حضرت علیؓ (چچا ابوطالب کے بیٹے)۔ زید بن حارثہؓ (آزاد کردہ غلام)۔ حضرت عثمان بن عفانؓ (تیسرے خلیفہ)۔عبدالرحمٰن بن عوفؓ (حضرت عثمان کے داماد)۔ حضرت سعد بن ابی وقاص (بعد میں فاتح عراق و ایران)۔ حضرت زبیر بن العوامؓ (آنحضرت ﷺ کے کزن۔ پھوپھی صفیہ بنت عبد المطلب کے بیٹے اور حضرت ابوبکرؓ کے داماد)۔ حضرت ابوعُبیدہ بن جراحؓ (فاتح شام)۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ ۔ حضرت سعید بن زیدؓ (حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی وبہنوئی)۔ فاطمہ بنتِ خطاب (حضرت عمرؓ کی بہن اور سعید بن زیدؓ کی اہلیہ)۔ حضرت ارقم بن ارقمؓ (جنکا گھر مرکز اسلام بنا)۔ حضرت عبداللہ بن جحشؓ (غیر قریشی۔ آنحضرت ﷺ کے کزن۔ ام المومنین زینب بنت جحش کے بھائی)۔ حضرت بلال بن رباحؓ (حبشی غلام)۔ حضرت عامر بن فُہیرہ (حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام جو ہجرتِ مدینہ میں ساتھ تھے)۔ حضرت ابوذر غفاریؓ (غیر قریش)۔ حضرت خباب بن ارتؓ (لوہار تھے۔ آزاد شدہ غلام تھے)۔ اسماء بنت ابوبکرؓ (اہلیہ زبیر بن عوامؓ والدہ عبداللہ بن زبیرؓ)۔ حضرت عبیدہ بن حارثؓ۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد (آنحضرت ﷺ کے رضاعی بھائی تھے اور ام المومنین اُمِ سلمہ کے پہلے خاوند تھے)۔

سوال نمبر۸: عشرہ مبشّرہ صحابہ کے نام بتائیں۔

جواب : حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ۔ حضرت سعید بن زیدؓ۔ حضرت طلحہؓ ۔ حضرت زبیر بن عوامؓ ۔ حضرت سعد بن وقاصؓ ۔

سوال نمبر۹: امّہات المومنین کے نام بتائیں۔

جواب : حضرت خدیجہؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت سودہؓ ۔ حضرت حفصہؓ۔ حضرت صفیہؓ۔ حضرت جویریہؓ۔ حضرت میمونہؓ۔ حضرت زینب بنت خذیمہؓ۔ حضرت زینب بنت جحشؓ ۔ حضرت ام حبیبہؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔حضرت ماریہ قبطیہؓ(ام ابراہیم)۔

سوال نمبر۱۰: جب آنحضرت ﷺ تبلیغ کے لیے طائف گئے تو آپؐ کے ساتھ کون تھا؟ نیز انگوروں کے باغ کے مالک کے عیسائی غلام کا نام کیا تھا جس نے اسلام قبول کیا تھا؟

جواب : حضرت زید بن حارثہؓ ۔ عدّاس ، نینوٰاہ کا۔

سوال نمبر۱۱: ہجرت مدینہ کے وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ کون کون تھا ؟

جواب : حضرت ابوبکرؓ اور اُن کا آزاد کردہ غلام عامر بن فُہیرہ اور ایک غیر مسلم گائیڈ۔

سوال نمبر۱۲: جنگ بدر کب ہوئی۔اس میں مکہ کے کتنے سپاہی مارے گئے۔ان میں سے چھ سرداروں کا نام بتائیں۔

جواب : دوسرے سال ہجری میں جنگ بدر ہوئی۔اس میں ۷۰ مکہ کی فوج کے سپاہی مارے گئے۔جن میں ۲۴ سردار تھے۔ جن میں سے چھ بڑے بڑے تھے: ابوجہل۔ عبدالبختری ۔ اُمیّہ بن خلف (بلال کا سابق مالک)۔ عُتبہ۔ شیبہ اور ولید۔

سوال نمبر۱۳: جنگِ خندق (جنگ احزاب) میں دشمن کی تعداد کتنی تھی اور مسلمانوں نے اپنا دفاع کیسے کیا؟

جواب : تقریباً ۲۴۰۰۰ (چوبیس ہزار)۔ حضرت سلمان فارسی کے مشورہ پر خندق کھود کر دفاع کیا۔

سوال نمبر۱۴: خندق کھودتے وقت ایک پتھر توڑنے کیلئے جب تین ضربات لگائیں تو ہر ضرب کی چنگاری میں آپؐ کو مستقبل کی فتوحات کی خبر دی گئی۔جس پر آپؐ نے اللہ اکبر کہا ۔ وہ نظارے کیا تھے ؟

جواب : ایک دفعہ آپؐ کو مملکت شام کی چابیاں دی گئیں اور آپؐ کو سرخ رنگ کے محلات دکھائے گئے۔دوسری بار مملکت ایران کی چابیاں دی گئیں اور آپؐ کو مدائن کے سفید محلات دکھائے گئے۔تیسری بار آپؐ کو یمن کی چابیاں دی گئیں اور صنعا کے دروازے دکھائے گئے۔

سوال نمبر۱۵: جنگ خندق کے دوران کھانے میں برکت پڑنے کے معجزہ کا واقعہ بیان کریں۔

جواب : جب جابر بن عبداللہؓ نے آپؐ کو سخت بھوک کی تکلیف میں دیکھا تو گھر جا کر ایک بکری ذبح کی اور کچھ جَو کا آٹا تھا۔آنحضرت ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ آپؐ نے فرمایا میرے آنے تک ہنڈیا کا ڈھکنا نہ اٹھایا جائے اور روٹیاں پکانی شروع نہ کی جائیں۔آپؐ نے ۱۰۰۰ مہاجر و انصار کو دعوت میں شریک کر لیا۔سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور ابھی برتن ابل رہا تھا اور گندھا ہوا آٹا ختم نہیں ہوا تھا۔

سوال نمبر۱۶: جنگ خندق کے دوران اللہ نے آپؐ کو اطلاع دی کہ دشمن گروہ (احزاب) منتشر ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے کس صحابی کو پتہ کرنے کے لیے بھیجا؟

جواب : حضرت حُذیفہ بن یَمانؓ۔

سوال نمبر۱۷: صلح حدیبیہ کب ہوئی اور قرآن نے اسے کیا کہا ہے ؟

جواب : یہ کفار مکہ کے ساتھ چھ ہجری میں ہوئی تھی۔اللہ تعالیٰ نے اِسے فَتۡحًا مُّبِيۡنًا کھلم کھلی فتح قرار دیا ہے۔

سوال نمبر۱۸: کس پارٹی نے صلح حدیبیہ کا معاہدہ توڑا تھا اور کیسے ؟

جواب : صلح حدیبیہ کے مطابق مسلمان اور مکہ والے دونوں دوسرے قبیلوں کو حلیف بنانے میں آزاد تھے اور دستور کے مطابق کسی کے حلیف پر حملہ اس پر حملہ سمجھا جاتا تھا۔قبیلہ بکر مکہ والوں کے ساتھ اور خزاعہ مسلمانوں کے حلیف تھے۔ان کے درمیان جھگڑا ہوا اور بکر نے مکہ والوں کی مدد سے اچانک خزاعہ قبیلہ پر حملہ کر دیا۔ وہ آنحضرت ﷺ سے امداد کے طالب ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا : میں تمہاری اُسی طرح حفاظت کروں گا جس طرح اپنی۔چنانچہ آپؐ نے دس ہزار صحابہ کے ساتھ مکہ پر حملہ کیا اور بغیر جنگ کے فتح کر لیا۔

سوال نمبر۱۹: آنحضرت ﷺ کا وصال کب ہوا ؟

جواب : آنحضرت ﷺ کی تاریخِ وصال:۱۲ ربیع الاول ۱۳ ہجری بمطابق ۲۶ مئی ۶۳۲ء ہے۔

برائے معیار اوّل

تاریخِ احمدیت
معلوماتی سوال وجواب

مرتبہ: محترم خالد سیف اللہ خان صاحب

سوال نمبر۲۰ : حضرت مسیح موعودؑ کے جدِ امجد حاجی برلاس کی نسل میں سے تھے جو سمر قند کے امیر تیمور کا چچا تھا۔ وہ لاہور سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر بس گئے تھے۔ یہ قصبہ کنہوں نے آباد کیا تھا اور اسکا کیا نام رکھا گیا تھا؟

جواب : وسط ایشیا کے اس سردار کا نام جو فارسی الاصل تھا مرزا ہادی بیگ تھا۔ انہوں نے ۱۵۳۰ء میں جو قصبہ بسایا تھا اسکا نام اسلام پور قاضی رکھا گیا تھا جو وقت کے ساتھ قاضی ماجھی۔ قاضیاں اور پھر قادیان بن گیا۔

سوال نمبر۲۱ : حضرت مسیح موعودؑ کے والدین، بھائی اور دادا کا کیا نام تھا؟

جواب : والد مرزا غلام مرتضےٰ صاحب ، والدہ چراغ بی بی صاحبہ، بھائی مرزا غلام قادر صاحب اور دادا مرزا عطا محمدؒ صاحب۔

سوال نمبر۲۲ : حضرت مسیح موعودؑ کس تاریخ کو پیدا ہوئے اور اس سال کے ارد گرد کون سے اہم واقعات ہوئے؟

جواب : آپؑ ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۸۳۱ء میں تیرھویں صدی کے مجدد حضرت سید احمد شہید بریلوی سکھوں سے لڑتے ہوئے بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔ ۱۸۳۵ء میں لدھیانہ میں پہلا عیسائی مشن پنجاب میں کھولا گیا۔ یہ وہی مقام تھا جہاں حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۸۸۹ء میں پہلی بیعت لی۔ ۱۸۴۹ء میں انگریزوں نے پنجاب فتح کر لیا اور انگریزی حکومت میں شامل کر لیا۔

سوال نمبر۲۳ : حضرت مسیح موعودؑ نے پہلی بیعت کب اور کہاں لی۔ اس روز کتنے نیک لوگوں نے بیعت کی اور سب سے پہلے بیعت کرنے والے کون تھے؟

جواب : ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء بمقام لدھیانہ ۔ ۴۰ افراد نے بیعت کی۔ سب سے پہلے بیعت کرنے والے حکیم مولوی نورالدینؓ تھے۔

سوال نمبر۲۴ : حضرت مسیح موعودؑ نے پسر موعود (مصلح موعود) کی پیشگوئی کب کی اور آپؓ کب پیدا ہوئے؟

جواب : پیشگوئی مصلح موعود ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں کی گئی اور حضرت مرزا محمود احمدؓ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔

سوال نمبر ۲۵ : کس سال اور کونسی کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ نے مسیحِ موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا؟
جواب : فتح اسلام ۔ تاریخ اشاعت ۱۸۹۰ء ۔

سوال نمبر ۲۶ : حضرت مسیح موعودؑ نے کس سال یہ اعلان کیا کہ عیسیٰؑ قرآن پاک کے مطابق طبعی وفات پا چکے ہیں۔اسی سال پہلا جلسہ سالانہ بھی ہوا۔اس میں کتنے افراد شریک ہوئے؟
جواب : ۱۸۹۱ء میں۔ ۷۰ افراد جلسہ پرآئے۔

سوال نمبر ۲۷: قادیان میں پہلا پریس کب جاری ہوا۔اسکا نام کیا تھا۔جو پہلی کتاب چھپی اسکا نام کیا تھا اور اس میں کیا خاص پیغام تھا؟
جواب : ریاض ہند پریس قادیان میں جاری ہوا۔ ۱۸۹۲ء میں پہلی کتاب جو اُس نے شائع کی وہ آئینہ کمالاتِ اسلام تھی اور اس میں ملکہ وکٹوریہ آف انگلستان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی۔
سوال نمبر ۲۸: حضرت مسیح موعودؑ نے کس سال ایک عیسائی پادری سے تحریری مناظرہ کیا تھا۔وہ کس کتاب میں چھپا تھا۔پادری کا نام کیا تھا؟
جواب : ۱۸۹۳ء میں پادری عبداللہ آتھم سے تحریری مناظرہ ہوا تھا جو کتاب '' جنگِ مقدس '' میں چھپا تھا۔

سوال نمبر ۲۹: آنحضرت ﷺ نے جو چاند و سورج گرہن کی پیشگوئی بطور امام مہدی کے نشان کے کی تھی وہ کب پوری ہوئی؟
جواب : ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ۱۸۹۴ء میں لگا جو اگلے سال انہیں تاریخوں میں مغربی دنیا میں دہرایا گیا۔

سوال نمبر ۳۰: حضرت مسیح موعودؑ نے کس کتاب میں یہ ثابت کیا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے ؟
جواب : '' مِنَنُ الرَّحمٰن '' کتاب میں۔

سوال نمبر ۳۱: حضرت مسیح موعودؑ کس سال ڈیرہ بابا نانک حضرت بابا نانک کا چولہ دیکھنے گئے تھے۔اس پر کیا لکھا ہوا پایا گیا اور اسکی کیا اہمیت تھی؟
جواب : یہ سفر آپ نے ۱۸۹۵ء میں کیا تھا۔چولہ پر عربی زبان میں قرآن کریم کی کئی آیات لکھی ہوئی تھیں جن میں تھا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اسلام سچا مذہب ہے۔ باباجی چولہ پہن کر دعا کرتے تھے جس کی وجہ سے سکھ اسکا بہت احترام کرتے ہیں۔چولہ ثابت کرتا ہے کہ بابا نانک اسلام کو سچا مذہب سمجھتے تھے ورنہ اسکو کبھی نہ پہنتے۔

سوال نمبر ۳۲: مذاہب کانفرنس لاہور میں کب ہوئی تھی۔ اپنی اپنی مذہبی کتابوں سے کن سوالوں کے جواب دینے تھے اور کونسی کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ کا مضمون چھپا ہوا ہے جو اس میں پڑھا گیا تھا ؟
جواب : دسمبر ۱۸۹۶ء میں یہ جلسہ لاہور میں ہوا تھا۔اسلامی اصول کی فلاسفی میں چھپا ہوا ہے جس میں ان سوالوں کے جوابات قرآن کی رو سے دیئے گئے ہیں۔'' انسان کی جسمانی اخلاقی اور روحانی حالتیں ، انسان کی زندگی کے بعد کی حالت، انسان کی پیدائش کی غرض اور وہ کس طرح پوری ہو سکتی ہے ، اعمال کا اثر دنیا و آخرت میں ، علم و معرفت کے ذرائع کیا ہیں ''۔

سوال ۳۳: حضرت مسیح موعودؑ نے ایک بدزبان ہندو لیڈر جو آنحضرتؐ کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا چھ سال کے عرصہ میں مرنے کی خبر دی تھی۔وہ کون تھا اور یہ پیشگوئی کب پوری ہوئی تھی؟
جواب : پنڈت لیکھرام۔ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو عید کے اگلے روز پیشگوئی کے مطابق مارا گیا تھا۔قاتل کا آج تک پتہ نہ چل سکا۔

سوال نمبر۳۴: حضرت مسیح موعودؑ نے لڑکوں کے لیے قادیان میں ایک اسکول جاری کیا تھا۔ یہ کب قائم ہوا ۔ اسکا نام کیا تھا؟
جواب : تعلیم السلام ہائی اسکول قادیان۔ ۱۸۹۸ء میں قائم ہوا۔

سوال نمبر۳۵: حضرت مسیح موعودؑ نے کب اور کونسی کتاب میں یہ ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے؟
جواب : '' مسیح ہندوستان میں ''۔ شائع ہوئی ۱۸۹۹ء میں۔

سوال نمبر۳۶: خدا کے حکم کے موافق حضرت مسیح موعودؑ نے زبانی عربی میں جو تقریر ارشاد فرمائی وہ کس موقع پر کب آپ نے کی اور کس نام سے چھپی ہوئی ہے؟
جواب : خدا کا یہ نشان ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو عیدالاضحیٰ کے روز ظاہر ہوا۔ خطبہ الہامیہ کے نام سے مشہور ہے۔

سوال نمبر۳۷: حضرت سید عبدالطیفؓ کب قادیان حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کے لیے آئے۔ آپ کب شہید ہوئے اور کونسی کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ نے واقعاتِ شہادت بیان فرمائے ؟
جواب : خوست افغانستان سے قادیان ۱۹۰۲ء میں آئے۔ آپ کو مرتد قرار دے کر شاہ افغانستان کے حکم سے کابل میں کمر تک زمین میں گاڑ کر پتھر مار مار کر شہید کر دیا گیا۔ یہ واقعہ جسکے نتیجے میں کابل کی زمین خدا کی نظر سے گر گئی ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو پیش آیا۔ کتاب کا نام جس میں یہ واقعات بیان ہوئے ہیں '' تذکرۃ الشہادتین'' ہے۔

سوال نمبر۳۸: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس سال وصیت کا نظام جاری فرمایا اور اسکے لئے کونسا رسالہ تصنیف فرمایا؟
جواب : '' الوصیت '' ۱۹۰۵ء میں تصنیف فرمایا اور اُسی سال بہشتی مقبرہ قادیان کی بنیاد رکھی۔

سوال نمبر۳۹: ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا مدعی نبوت جس نے اسلام کو ختم کرنے کا اعلان کیا تھا وہ کس سال حضرت مسیح موعودؑ کے مباہلہ کے نتیجہ میں مرا ؟
جواب : ڈاکٹر ڈوئی امریکہ کے زائن شہر کا تھا۔ اس نے ۱۹۰۰ء کے آغاز میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسے مباہلہ کا خط ۸۔ اگست ۱۹۰۲ء کو بھیجا اور وہ مباہلہ کے نتیجہ میں ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو بہت ذلّت اور فالج کے بعد فوت ہو گیا۔ مغربی دنیا کے لئے یہ ایک عظیم نشان تھا۔

سوال نمبر۴۰: حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے قربِ وفات کے جو الہامات ہوئے ان میں سے کچھ بیان کریں۔
جواب : دسمبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا : '' بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید '' (خوشی و خرمی سے چل کہ تیرا وقت قریب آ گیا)۔ ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق)۔

پھر مئی ۱۹۰۸ء میں الہامات ہوئے : '' **اَلرَّ حِیْلُ ثُمَّ الرَّ حِیْلُ** '' (کوچ کا وقت آ گیا ہاں کوچ کا وقت آ گیا)۔ ڈرومت مومنو۔ تکیہ برعمر ناپائیدار (ناپائیدار عمر پر بھروسہ مت کر)۔

'' **اَلرَّ حِیْلُ ثُمَّ الرَّ حِیْل وَالْمَوْتُ قَرِیْب** '' (اب کوچ کا وقت آ گیا۔ ہاں کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے) یہ آخری الہام ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا اور آپؑ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔